



سوال

(65) تصویر کشی جائز کرنے کے بیان میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ تصویر کا رکھنا اور انازاف جائز ہے۔ بشرط یہ کہ تصویر کی پشت پر ہاتھ پھرایا نہ جائے۔ جائز ہے ایسی تصویر جو آج ہر جگہ فوٹو نظر آرہی ہے۔ انازلینا جائز ہے۔ بحر بحوالہ قرآن و حدیث کہتا ہے۔ اسلام میں خواہ کیسی ہی تصویر ہو جاندار کی انازاف اور تصویر کا مکان میں رکھنا جائز نہیں۔ بلکہ مطلقاً حرام اور ممنوع ہے۔ زید بحوالہ قرآن و حدیث ایک نظیر پیش کرتا ہے۔ کہ شریعت میں تاکید امر ہونے پر بھی ہمارے پشوا بڑے بڑے علماء دین جیسے کہ شوکت علی صاحب۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا محمد علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب۔ وغیرہ وغیرہ کیوں اپنی تصویر لیتے ہیں۔ کیا ان کو خدا کا خوف نہیں۔ یا ان کے لئے جائز ہے۔ ہمارے لئے ممنوع ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول تو یہ قاعدہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کسی کا قول اور فعل سند تو کیا قابل قبول نہیں۔ مولانا آزاد نے تصویر کی اجازت سے خود رجوع کیا ہوا ہے۔ (دیکھو دریا چہ تذکرہ) دوسرے اور تیسرے صاحب علمائے دین نہیں ہیں۔ اخبارات میں عزت کے طور پر ان کو مولانا لکھتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کی کوئی تحریر کی اجازت ہم نے نہیں دیکھی۔ اگر انہوں نے بھی اجازت دی ہے۔ تو یہ اجازت ان کی ویسی ہی ہوگی جو سجدہ پیر کی بابت انہوں نے دے رکھی ہے۔ اس لئے شریعت میں سوائے نبی علیہ السلام کے کسی کا قول و فعل سند نہیں۔

شرفیہ

صحیح بخاری مسلم کی حدیث ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ قبروں پر بناتے بنواتے تھے۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اولئک شرار الخلق (انہی۔ مشکوٰۃ) ”تصویریں بنانے رواج دینے والے مخلوق میں شریر ہیں“ اور دوسری حدیث مرفوع میں ہے۔ من رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ اخرجہ (ابو یعلیٰ وغیرہ ہدایہ 365 ص) ”پس تصویر بنانا۔ رکھنا پسند کرنا شرار الخلق بنانا ہے۔“

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 206

محدث فتویٰ